دار الافتاء

ثابت ہے۔

لما فی سنن ابی داود ۱۰۴/۱

عن سعید بن ابی سعید المقبری یحدث

عن أبیه أنه رأى أبا رافع مولى النبی صلى الله علیه وسلم مر بحسن بن علی رضی الله عنهما وهو یصلی قائما وقد غرز ضفرة فی قفاه فحلها أبو رافع فالتفت حسن إلیه مغضبا فقال أبو رافع أقبل على صلاتك ولا تغضب فإنی سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول ذلك كفل الشیطان یعنی مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفره۔

وفی الهندیه العلائیه ۲۰۰/

ویحرم تشبه المرأة بالرجل والرجل بالمرأة باللباس والحركات والكلام

وفی موطا الامام مالك ۳۱/۲ إصلاح الشعر

أن أبا قتادة الأنصاری رضی الله عنه قال لرسول الله صلى الله علیه وسلم إن لی جمة فأرجلها فقال نعم وأكرمها فكان أبو قتادة رضی الله عنه ربما دهنها فی الیوم مرتین لما قال له رسول الله صلى الله علیه وسلم وأكرمها

وفی الهدایه ۲۷۸/۱

ولا یعقص شعره، وهو أن یجمع شعره على هامته، ویشده بخیط أو بصمغ لیتلبد فقد روی أنه علیه السلام نهى أن یصلی الرجل وهو معقوص۔

وفی حاشیة رد المحتار ۶۴۲/۱

وعقص شعره ـــــ ولما روى

الطبرانی أنه علیه الصلاة والسلام نهى أن یصلی الرجل ورأسه

(معقوص)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی مرد نے زلفیں رکھا ہو اور کبھی کبھار وہ اس کو باندھ لے کام کاج یا نماز کیلئے تو درست ہے؟ کیا نماز کیلئے باندھنا مکروہ ہے۔ ابن ماجہ ابوداود اور مسند احمد کی حدیث جس میں کہا گیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گیسو گندھے ہوئے تھے اس واقعہ کو ایک خاص موقع پر محمول کریں گے کہ جہاد کے دوران بال آنکھوں کے سامنے نہ آنے پائے؟

بال کا باندھنا صرف اسی ایک واقعہ میں مذکور ہوا ہے؟

آج کل جو لوگ بالوں کو جمع کرکے پیچھے ایک چٹیا بناتے ہیں جسمیں عورتوں کی مشابہت ہوتی ہے اسطرح کرنا جائز ہے؟

المستفتی: ابن عباس

دار الافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز کی حالت میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے البتہ خارج نماز میں ضرورت کے موقع پر باندھنا جائز ہے۔ نیز عام حالات میں مردوں کیلئے بالوں سے چوٹیاں بنانا ممنوع ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو چپکا کر باندھا ہوا تھا بعینہ یہی بات تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملی، البتہ اتنا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر سر اقدس پر خود رکھا ہوا تھا جبکہ ایک مرتبہ حج کے موقع پر تلبید "یعنی بالوں کو لیس دار چیز سے چپکانا

(جاری)

Scanned with CamScanner

معقوص -

وفي البدائع ١/ ٥٠٦

والعقص: أن يشد الشعر ضفيرة حول رأسه كما تفعله النساء أو يجمع شعره فيعقده في مؤخر رأسه

وفي الصحيح البخاري ١/ ٢٠٨

عن سالم عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا -

وفي فتح الباري للحافظ ابن حجر ٣/ ٢١٢

أي أحرم وقد لبد شعر رأسه أي جعل فيه شيئا نحو الصمغ ليجتمع شعره لئلا يتشعث في الإحرام.

والله سبحانه وتعالى أعلم

الجواب صحيح

كتبه: نسيم الله

دار الإفتاء ياسين القرآن كراتشي

رئيس دار الافتاء
المفتي السيد نجم الحسن الامروهوي

دار الافتاء

02 JAN 2020

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner